کیوں حاصل کریں تعلیم؟

مختار الحق

کانکی نارہ، شمالی 24، پرگنہ (مغربی بنگال)

ہم تعلیم کیوں حاصل کریں؟

کیا اس لیے کہ تعلیم کے ذریعہ ہم زیادہ سے زیادہ دولت کما سکیں؟

یا اس لیے کہ شہرت ہمارے قدم چومے؟

یا اس لیے کہ ساری دنیا میں لوگ ہمارے آگے پیچھے گھومیں اور ہمیں جھک جھک کر سلام کریں؟

یقیناً تعلیم حاصل کرنے کا مقصد ان سبھی میں سے ایک بھی درست نہیں ہوسکتا۔

تو پھر کیا ہے تعلیم حاصل کرنے کا مقصد؟

اس کے بارے میں سوچنے یا اس پر غور کرنے کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا۔

آج ہمارے درمیان ایسے ہی لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جو تعلیم حاصل کرنے کا مقصد اوپر لکھی گئی باتوں کو ہی سمجھتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر لوگوں کے نزدیک تعلیم حاصل کرنے کا بس ایک ہی مقصد ہے کہ دنیا کس طرح زیادہ سے زیادہ کمائی جا سکے۔

گویا تعلیم کو دنیا کمانے کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے۔

یہی ہے تمام برائیوں کی جڑ جس کی وجہ سے ہر شخص لوٹ کھسوٹ میں لگا ہوا ہے اور ہر وقت اپنے ہی فائدے کے بارے میں سوچتا ہے۔ اس ذہن میں وہ یہ بھول چکا ہے کہ اس کے ذریعہ اسے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کو اس بات کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں رہ گئی ہے کہ جھوٹ، چوری اور اسی طرح کی دوسری برائیوں میں مبتلا ہو کر نہ صرف تعلیم کا مذاق اڑایا جا رہا ہے بلکہ لوگ خود بھی مصیبتوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی ان میں مبتلا کر رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج زیادہ تر لوگ پڑھ لکھ کر بھی ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ وہ کہیں سے بھی پڑھے لکھے نہیں لگتے۔

بالکل سامنے کی مثال دیکھئے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا و طالبات اپنے جائز و ناجائز مطالبات کو تسلیم کرانے کے لیے کس طرح توڑ پھوڑ اور ہنگامہ آرائی کر کے خود اسی کالج اور یونیورسٹی کو نقصان پہنچاتے ہیں جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اپنے ٹیچروں کو برا بھلا کہتے ہیں، یہاں تک کہ ان پر ہاتھ بھی اٹھا دیتے ہیں جب کہ وہی ہمیں پڑھنا لکھنا سکھاتے ہیں۔

اکثر ہم اور آپ نے سنا ہوگا کہ فلاں یونیورسٹی یا کالج کے ہاسٹل میں ریگنگ (Ragging) کے دوران کسی نئے طالب علم کو پرانے طلبا نے کبھی مرغا بنا دیا تو کبھی اس سے کوئی اور تکلیف دہ حرکت کرائی۔ بعض اوقات تو نو وارد طالب علم حالات سے تنگ آکر خودکشی بھی کر لیتا ہے۔ ریگنگ کرنے والے طلبا اس عمل کو دوستوں کے درمیان بے تکلفی دور کرنے کی کوشش قرار دیتے ہیں جب کہ یہی حرکتیں اگر خود ان کے

ساتھ کی جائیں تو وہ انھیں کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

سچائی یہ ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد وہ نہیں ہے جو آج کل زیادہ تر لوگ سمجھتے ہیں۔

تعلیم ایک ایسی دولت ہے کہ اس سے مالا مال ہونے کے بعد آدمی کے اندر انسانیت آجاتی ہے۔ اس میں اخلاق، مروت، بھائی چارہ اور ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ نرم گفتاری اور خاکساری آتی ہے۔ ساتھ ہی غرور، لالچ، حسد اور کینہ جیسی برائیاں ختم ہوتی ہیں۔

ذرا سوچئے، جو تعلیم ہمیں ماں باپ اور استاد کا ادب کرنا نہ سکھا سکے وہ تعلیم کس کام کی؟

جو تعلیم ہمیں اپنے خالق اور مالک سے دور کردے وہ تعلیم کس کام کی؟

جو تعلیم ہمارے دلوں کو نرم نہ کرسکے وہ تعلیم کس کام کی؟

یقین جانئے، جس دن تعلیم کا اصل مقصد ہم سب سمجھ لیں گے، اس دن سے اس دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔

جب ہم تعلیم کا مقصد نیکی، بھلائی اور اچھائی جیسی چیزوں کو سمجھنے لگیں گے تو روئے زمین پر پائے جانے والے سارے حیوانات (جن میں ہم آدمی بھی شامل ہیں) چین و سکون کے ساتھ رہ سکیں گے۔ زمین، آسمان، خلا، پہاڑ، جنگل اور سمندر گویا تمام جگہوں پر امن ہی امن ہوگا۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود دنیا میں اتنی برائیاں کیوں پھیلی ہوئی ہیں۔

ماشاءاللہ، آج دنیا کی بڑی آبادی تعلیم کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس کے باوجود دنیا کے کسی بھی کونے میں امن وامان اور سکون نہیں ہے۔

آخر کیوں لوگ پڑھ لکھ کر بھی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جاتے ہیں؟

کیوں ہوتی ہے ساری دنیا میں اتنی مارکاٹ؟

کیوں مارتے ہیں لوگ ایک دوسرے کا حق؟

کیوں نہیں سارے لوگ علم کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد نیک اور اچھے انسان بن جاتے ہیں؟

دل تو چاہتا ہے کہ تمام خرابیاں اور برائیاں ایک جھٹکے کے ساتھ دور ہوجائیں، لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد صرف اور صرف دنیا کمانا نہیں رہے گا۔

ایک لفظ ہوتا ہے..... ''مادیت'' جسے انگریزی میں Materialism کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ظاہری طور پر جو کچھ دکھائی دیتا ہے بس اسی کی فکر کی جائے اور جو کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے، اس پر کوئی توجہ نہ کی جائے اور اسے بیکار سمجھا جائے۔

اسی سوچ نے تعلیم کے مقصد کو غلط کردیا ہے۔ اس سوچ نے لوگوں کے ذہن و دل میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ انسانوں میں پائے جانے والے جذبات واحساسات کی کوئی قدر و قیمت نہیں جب کہ اخلاق و مروت، پیار و محبت جیسی ساری چیزیں ہر انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہوتی ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جن کی کوئی شکل یا صورت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی خوش یا غمگین ہے تو اس کا پتہ اس کے حرکات وسکنات سے چلے گا کیونکہ خوشی یا غم کی خود کوئی اپنی شکل نہیں ہوتی، بالکل اسی طرح جس طرح ہوا اور پانی کی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ ہوا کو ہم اپنی سانس میں لیتے ہیں تو زندہ رہ پاتے ہیں۔ یہ ہمارے

چاروں طرف ہر وقت موجود رہتی ہے، لیکن ہم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ اسی طرح ہم پانی پی کر زندہ رہتے ہیں۔ یہ ہے تو دکھائی دینے والی چیز، لیکن اس کا کوئی رنگ وروپ یا شکل نہیں ہے۔

جب ہم تعلیم حاصل کریں تو یہ مان کر چلیں کہ ہوا اور پانی کی طرح اس کی بھی کوئی شکل وصورت نہیں ہوتی۔ تعلیم سے بھی وہی کام لیا جائے جو ہوا اور پانی سے لیا جاتا ہے۔ یعنی اس کے دم سے بھی زمین پر زندگی باقی رہے۔

ہوا یہ نہیں دیکھتی کہ کون اسے سانس میں لے رہا ہے۔ آدمی سے لے کر جانور، یہاں تک کہ پیڑ پودے بھی اس کے ذریعہ زندہ رہتے ہیں۔

اسی طرح پانی یہ نہیں دیکھتا کہ کون اسے پی کر اپنی پیاس بجھا رہا ہے۔ وہ کالا، گورا، چھوٹا، بڑا، امیر غریب، جانور، انسان، پیڑ پودے سب کے کام آتا ہے۔

تعلیم کو اس درخت کی طرح سمجھا جائے جو اپنا سایہ سبھی پر نچھاور کرتا ہے۔

تعلیم کو اس سورج کی طرح تصور کریں جو بغیر کسی بھید بھاؤ اور امتیاز کے ساری دنیا کو روشن کرتا اور توانائی دیتا ہے۔

تعلیم کو اس پھول کی طرح جانیں جس کی خوشبو سے سارا باغ معطر ہو جاتا ہے، جس کا رس چوس چوس کر شہد کی مکھی شہد تیار کرتی ہے۔ اس سوچ پر عمل پیرا ہونے کے لیے ہمیں الگ سے کوئی کوشش یا محنت کرنے کی ضرورت بھی نہیں، بس ایک ارادے کی دیر ہے۔

OO

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ قطب مینار
۲۔ شیر شاہ سوری
۳۔ مصر
۴۔ حفیظ جالندھری
۵۔ حضرت ابراہیمؑ
۶۔ ٹیپو سلطان
۷۔ راکیش شرما
۸۔ پٹنہ
۹۔ Novak Djokovic (سربیا)
۱۰۔ Naomi Osaka (جاپان)
۱۱۔ درخت
۱۲۔ پسینہ
۱۳۔ آگ
۱۴۔ بانس
۱۵۔ موت
۱۶۔ چپّل یا جوتا
۱۷۔ حضرت ابوطالبؓ
۱۸۔ بیرکا
۱۹۔ مولانا ابوالکلام آزاد سے
۲۰۔ 39.37 انچ
۲۱۔ ۸/ اکتوبر کو
۲۲۔ میر انیس کو
۲۳۔ زبان سے
۲۴۔ سُدھارا اسکول (ریمانڈ ہوم)
۲۵۔ لارڈ میکالے

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۶۳)

۱۔ شکایت
۲۔ سہارا
۳۔ آستین
۴۔ مہربانی
۵۔ راہ
۶۔ بے زبانی
۷۔ صبح
۸۔ جھوٹے
۹۔ بات
۱۰۔ آس